Consolidating Democracy in Pakistan

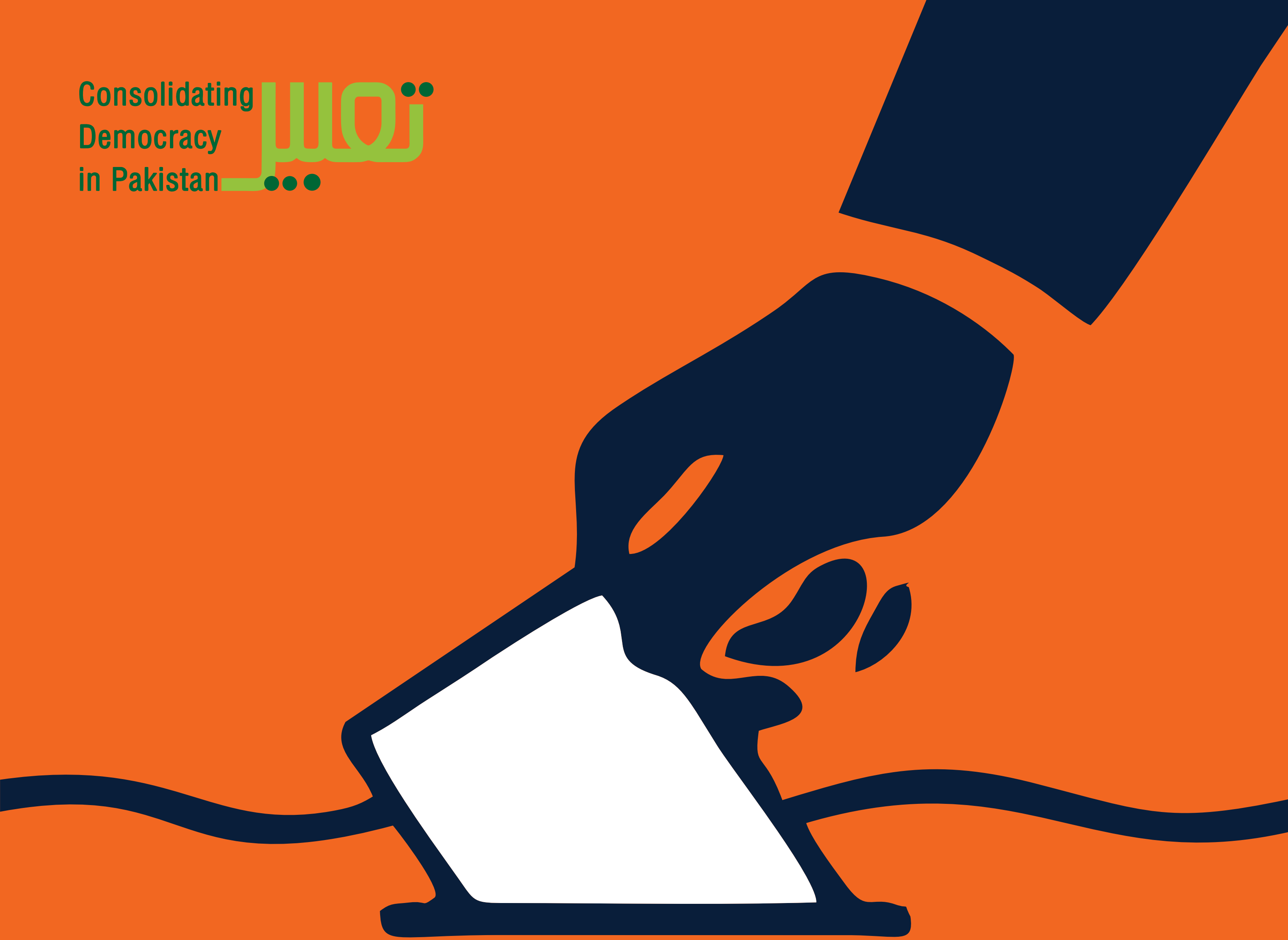

بیک گراؤنڈ پیپر

الیکشن ایکٹ 2017
ایک جائزہ

فروری 2018

Consolidating
Democracy
in Pakistan

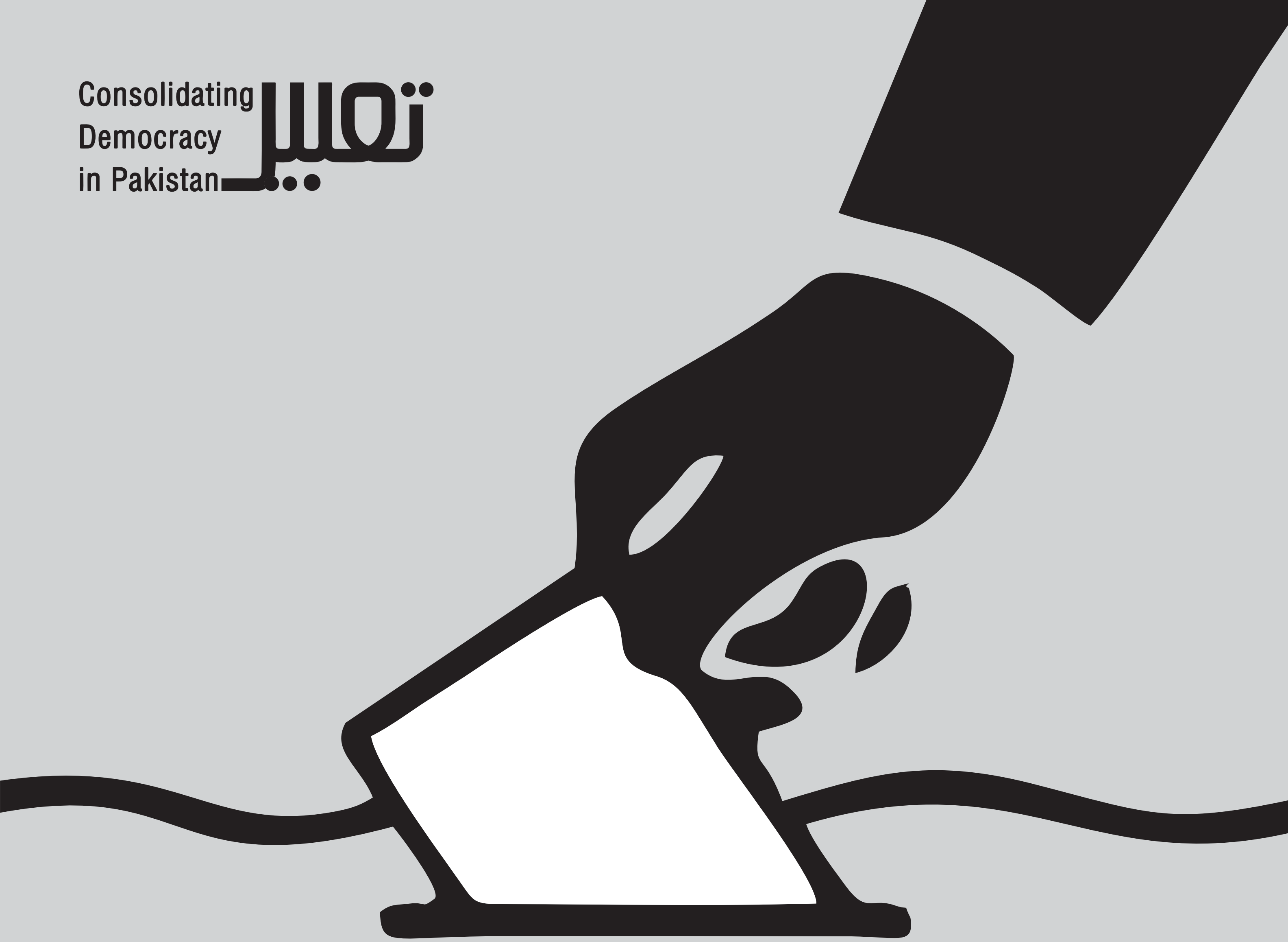

بیک گراؤنڈ پیپر

الیکشن ایکٹ 2017
ایک جائزہ

فروری 2018

پلڈاٹ، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا ایک پاکستانی تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ مصدرہ 1860ء (قانون نمبر 21 بابت 1860ء) کے تحت، بلامنافع کام کرنے والے ایک ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

کاپی رائٹ: پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں شائع کردہ

اشاعت: فروری 2018

آئی ایس بی این: 2-710-558-969-978

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Consolidating Democracy in Pakistan تعمیر

پاکستان - سی ڈی آئی پی

آفس: 1st فلور، W-94، ڈین پویلین (سابق سٹی بینک پلازا)

مین بلیوایر، اسلام آباد، پاکستان - فون: 2-8449401-51-92+

مندرجات

تمہید	05
مضامین	07
الیکشن ایکٹ 2017 کا تعارف	08
الیکشن ایکٹ 2017 کے مطابق انتخابی قانون میں بنیادی ترامیم	09
الیکشن کمیشن آف پاکستان	
حد بندی	09
الیکشن قواعد	09
الیکشن کا طریقہ کار	09
الیکشن کے اخراجات	11
انتخابی تنازعات	11
سیاسی جماعتیں	12
ضابطہ اخلاق	12
خواتین کیلئے خصوصی اقدامات	12
باکسز کی لسٹ	10
فہرستِ جدول	11

تمہید

سیاسی جماعتیں کسی بھی جمہوری نظام کا ایک ضروری حصہ اور مستحکم پارلیمنٹ کی بنیاد ہوتی ہیں۔ پاکستان میں سیاسی جماعتوں کا معیار بہتر بنانے کیلئے نہ ہونے کے برابر کام کیا گیا ہے۔

2018 میں ایک اور کامیاب جمہوری منتقلی کو بہتر بنانے کے لئے لازم ہے کہ سیاسی جماعتوں کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں۔ تعبیر (سی ڈی آئی پی) ملکی اداروں کی صلاحیت کو بڑھاوا اور تقویت دے کر پاکستان میں جمہوری عمل کی حمایت میں مصروفِ کار ہے۔ اس کا مقصد ملکی اداروں کی صلاحیت کو تقویت دے کر انہیں پاکستانی عوام کی ضروریات کے لئے زیادہ مؤثر، ذمہ دار اور مددگار بننا ہے.

اس مقصد کے حصول کیلئے یہ پروگرام چار شعبوں، انتخابات، مقننہ، سیاسی جماعتوں اور جمہوری وسعت و گنجائش پر خاص توجہ دے گا۔

موجودہ حالات کے تناظر میں اس کی تائید و حمایت کی فراہمی کیلئے تعبیر ٹیم نے پاکستان میں سیاسی جماعتوں کی ضروریات سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے ایک جائزے کا بندوبست کیا، ساتھ ہی اس سلسلے میں معلومات کے حصول اور نقائص پر توجہ مرکوز کرنے کیلئے حالیہ پارٹی پروگرامز کا تجزیہ کیا۔ اس جائزے کا مقصد بڑی سیاسی جماعتوں کی موجودہ حالت کا تجزیہ کرنا تھا تا کہ ان شعبہ جات کی شناخت کی جائے جن میں ان سیاسی جماعتوں نے اصلاحات کا آغاز کر دیا یا جن شعبوں میں مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ اس مشق کے دوران تعبیر پروجیکٹ ٹیم کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سیاسی جماعتوں کے عہدیداران کو انتخابی قوانین، خاص طور پر نئے منظور شدہ الیکشن ایکٹ 2017 کے بعد، بہتر تفہیم کی ضرورت ہے۔

اس سلسلے میں تیرہ سیاسی جماعتوں کو تعبیر کے مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ سیاسی جماعتوں کی طرف سے جن ضروریات کی نشان دہی کی گئی اسے پورا کرنے کیلئے تعبیر نے الیکشن ایکٹ 2017 کے مختلف پہلوؤں پر معلوماتی تحاریر کا ایک سلسلہ شروع کرنے کا منصوبہ بنا ہے۔ علاوہ ازیں اس مقصد کیلئے گول میز کانفرنسوں اور معلوماتی و تربیتی اجلاسوں کا انعقاد بھی کیا گیا۔ یہ تحریر ایسے معلوماتی کتابچوں کی پہلی کڑی ہے جو پارٹی رہنماؤں، کارکنوں، امیدواروں اور پولنگ ایجنٹس کیلئے الیکشن ایکٹ 2017 کا عمومی جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس کتابچے کی مدد سے عام انتخابات سے قبل، جو اگست تک ہونے ہیں، پارٹی عہداروں کو ایک گول میز کانفرنس کے ذریعے معلومات فراہم کی جائیں گی۔ اس تحریر کے بنیادی ماخذ الیکشن بل 2017 پر پارلیمانی کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات کی رپورٹ اور الیکشن ایکٹ 2017 ہیں۔

یہ عمومی جائزہ ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ایک جامع دستاویز ہے جو ایکٹ 2017 میں کی گئی تمام تبدیلیوں یا اصلاحات کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میں صرف بنیادی تبدیلیوں اور اصلاحات بیان کی گئیں ہیں۔ اس میں قابلِ شامل مزید اہم تبدیلیوں کی نشاندہی کرنے والے قارئین کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

اعتراف

اس کتابچے کی تیاری میں پروجیکٹ مینجر پلڈاٹ مس آمنہ کوثر کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے، اسے پلڈاٹ نے، پاکستان میں تعبیر پروگرام کے ایک حصے کے طور پر برطانوی ہائی کمیشن اسلام آباد کے تعاون سے، تیار کیا، تیاری کا یہ سارا عمل صدر پلڈاٹ جناب احمد بلال محبوب کی رہنمائی میں پایہ تکمیل تک پہنچا۔

ہم بری الذمہ ہیں

تعبیر ٹیم نے اپنی سی ہر ممکن کوشش کی ہے اس تحریر کی بنیاد بننے والا دستیابِ عام مواد درست ہو، اس لئے کسی بھول چوک کو دانستہ نہ سمجھا جائے۔

مضمون

پاکستان میں سیاسی جماعتوں نے مناسب وقت خیال کرتے ہوئے بطور خاص 2013 سے انتخابی ڈھانچے میں اصلاح کا دوبارہ مطالبہ شروع کیا، جس کے نتیجہ میں انتخابی اصلاحات کیلئے قومی اسمبلی اور سینیٹ میں نمائندگی رکھنے والی جماعتوں کے ارکان پر مشتمل 25 جولائی 2014 کو ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے انتخابات سے متعلق تمام قوانین پر نظر ثانی کی، ملتے جلتے حصوں کو یکجا کر کے مشابہ شقیں ختم کر دیں اور متروک دفعات نئی دفعات سے بدل دیا تا کہ انتخابی عمل کو زیادہ منصفانہ، مسابقتی اور پر امن بنایا جا سکے۔

الیکشن ایکٹ 2017 میں آٹھ قوانین کو باہم ضم کیا گیا ہے، اور 15 ابواب پر مشتمل نئے انتخابی قوانین بنائے گئے، ان میں ایسے قوانین بھی شامل ہیں جو الیکشن کمیشن آف پاکستان کی مالی اور انتظامی خود مختاری کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ اب یہ نیا قانون انتخابی عمل کو نقائص سے پاک کرنے اور دھاندلی کیخلاف مدافعت میں کس قدر کامیاب ہوتا ہے اس کا پتہ عام انتخابات 2018 کے بعد ہی چلے گا۔

اسی دوران سیاسی جماعتوں نے مجوزہ اصلاحات کے متعلق پارٹی عہدیداروں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کی نشاندہی کی تا کہ آنے والے انتخابات کیلئے انہیں بہتر طور تیار کیا جا سکے۔

باکس 1: نئے قانون میں آٹھ قوانین ضم

الیکشن ایکٹ 2017 میں مندرجہ ذیل آٹھ قوانین کو ضم کیا گیا ہے

- انتخابی فہرستوں کا ایکٹ 1974
- انتخابی حلقہ بندیوں کا ایکٹ 1974
- سینیٹ انتخابات ایکٹ 1975
- عوامی نمائندگی ایکٹ 1976
- الیکشن کمیشن آرڈر 2002
- ضابطہ اخلاق برائے عام انتخابات 2002
- پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ 2002
- علامات کی تقسیم کا آرڈر 2002

انتخابی ایکٹ 2017 کا تعارف

مختلف انتخابی قوانین پر مشتمل موجودہ انتخابی نظام میں گزشتہ 40 برس کے دوران کوئی بڑی اصلاحات نہیں کی گئیں سوائے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے متعلق مخصوص اصلاحات کے جو کہ اٹھارویں آئینی ترمیم ایکٹ 2010 کے ذریعے متعارف کرائی گئیں۔ اس کے علاوہ الیکشن قوانین کے مخصوص پہلوؤں میں بعض تبدیلیاں کی گئیں۔ بیشتر سیاسی جماعتیں گزشتہ کئی سال سے انتخابی اصلاحات کی اشد ضرورت کا پرزور انداز میں اظہار کرتی رہی ہیں تا کہ دیانتدارانہ، منصفانہ اور صاف وشفاف انتخابات کا انعقاد ممکن بنایا جا سکے۔

تعبیر نے اگست – ستمبر 2014 میں انتخابی اصلاحات کیلئے سول سوسائٹی کی تنظیموں، وکلا (جن میں پاکستان بار کونسل، صوبائی بار کونسلز، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس بار ایسوسی ایشنز بھی شامل تھیں) اور عوام سے پرنٹ و الیکٹرانک ذرائع ابلاغ میں مشتہر ایک نوٹس کے ذریعے تجاویز طلب کیں۔
لگ بھگ دو سال کی تفصیلی سوچ بچار کے بعد تعبیر نے انتخابی اصلاحات کا مندرجہ ذیل پیکج پارلیمنٹ کو منظوری کیلئے پیش کیا۔

1. انتخابات کا مسودہ قانون 2017
2. انتخابی قواعد کا مسودہ قانون 2017
3. آئینی مسودہ قانون (27ویں ترمیم)

جدول 1: الیکشن ایکٹ 2017 کے مختلف حصوں کی منظوری کی ٹائم لائن

تاریخ	منظور کردہ حصہ
7 اگست 2017	الیکشن بل 2017 بطور سرکاری بل قومی اسمبلی میں متعارف کرایا گیا۔
22 اگست 2017	الیکشن بل 2017 قومی اسمبلی سے منظور کیا گیا۔ جس میں امیدوار کے حضرت محمدﷺ کی ختمِ نبوت سے متعلق عقیدہ کی شق میں پرانے قانون کے اصل الفاظ" میں صدقِ دل سے حلف اٹھاتا ہوں" کے الفاظ کو" میں یقین رکھتا ہوں" سے بدل دیا گیا۔
22 ستمبر 2017	سینیٹ نے معمولی ترمیم کے بعد الیکشن بل 2017 پاس کر دیا۔ جمیعت علمائے اسلام (ف) کے سینیٹر حمید اللہ نے امیدواروں کے نامزدگی فارم میں کی گئی تبدیلیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اصل الفاظ بحال کرنے کا مطالبہ کیا، ایوان نے ان کی تحریک مسترد کر دی، اور ترمیم شدہ بل غور کیلئے واپس قومی اسمبلی میں چلا گیا۔
2 اکتوبر 2017	قومی اسمبلی نے الیکشن بل 2017 پاس کر دیا۔ اسی روز صدر ممنون حسین نے بل پر دستخط کر کے اسے ایکٹ میں بدل دیا۔
5 اکتوبر 2017	قومی اسمبلی نے سیاستدانوں اور ذرائع ابلاغ کی کڑی تنقید کے بعد الیکشن ایکٹ 2017 میں ختم نبوت حلف نامہ اپنی اصلی حالت" میں صدقِ دل سے قسم اٹھاتا ہوں" بحال کر دیا گیا۔
6 اکتوبر 2017	سینیٹ نے (ترمیمی) الیکشن ایکٹ 2017 کر دیا۔

الیکشن ایکٹ 2017 کے انتخابی قوانین میں کی گئی بنیادی ترامیم الیکشن کمیشن آف پاکستان

الیکشن کمیشن آف پاکستان کو مندرجہ ذیل طریقوں سے مستحکم کیا گیا ہے۔

1. اسے اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے ان مخصوص شعبوں میں بااختیار بنایا گیا ہے جن میں مسائل موجود ہیں۔ یہ اختیارات پورے ملک میں اسی طرح نافذ کئے جائیں گے جیسا کہ ایک ہائی کورٹ نے جاری کئے ہیں۔
2. اسے انتخابات کے دوران الیکشن حکام کے تبادلے اور کسی ضابطے کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف تادیبی کارروائی کیلئے مکمل انتظامی اختیارات حاصل ہوں گے۔ (باب 2 سیکشن 5(4))
3. الیکشن کمشنر کو، منظور شدہ مختص بجٹ کے اندر نئی اسامیاں پیدا کرنے سمیت، مکمل مالی اختیار حاصل ہوں گے۔ الیکشن کمیشن اپنے تمام اخراجات آئین کے آرٹیکل 81 (باب، سیکشن 11) کے تحت مجموعی وفاقی فنڈ سے وصول کرے گا (باب 2، سیکشن 11(2))
4. الیکشن کمیشن آرڈر 2002 کی شق 9ای کے پرانے قانون کے مطابققواعد بنانے کیلئے صدر سے منظوری لینا ہوتی تھی، اب الیکشن کمیشن کو بغیر صدر یا حکومت کی پہلے منظوری حاصل کئے نئے ضوابط بنانے کا اختیار ہے۔ اب قواعد بنانے کیلئے انہیں روز قبل مشتہر کرنا اور اس حوالے سے تجاویز وغیرہ طلب کرنا ہوں گی۔ (باب 15، سیکشن 239)
5. الیکشن کمیشن انتخابات سے چار ماہ قبل ایک جامع لائحہ عمل تیار کرے گا جس میں ان تمام قانونی اور انتظامی اقدامات کی وضاحت کی جائے گی جو انتخابات کے سلسلے میں اٹھائے گئے ہوں یا جنہیں اٹھانے کی ضرورت ہو۔
6. الیکشن کمیشن کو انتخابی عمل کے مختلف مرحل کے دوران شکایات کے ازالے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی جاسکے گی (باب 2، سیکشن 15)
7. الیکشن کمیشن ووٹوں کی تیز گنتی، انتخابی نتائج جمع کرنے اور ان کی ترسیل کیلئے ایک شفاف نظام قائم کرے گا (باب 2، سیکشن 13)
8. الیکشن کمیشن کو اپنے فرائض اپنے ارکان اور حکام کو تفویض کرنے کا اختیار دیا گیا ہے (باب 2، شق 6)
9. کمیشن الیکشن حکام کیلئے تربیتی پروگرام منعقد کرے گا اور عوام میں قوانین کی آگاہی اور بہتر طرزِ عمل کو فروغ دینے کیلئے اقدامات کرے گا (باب 2، شق 6)
10. الیکشن کمیشن اپنی ویب سائیٹ پر حلقہ بندیوں کی فہرست، انتخابی نتائج اور شکایات کے فیصلے وغیرہ اپ لوڈ کرے گا۔
11. الیکشن کمیشن کو کسی حد تک الیکشن ایکٹ 2017 میں جوابدہ بنایا گیا ہے، اب ک میشن کو ہر سال کے اختتام کے بعد 90 روز کے اندر ایک سالانہ رپورٹ جمع کرانی ہوگی جو پارلیمان کے دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی میں رکھی جائے (باب 2، شق 16)، انتخابات کے بعد الیکشن پلان پر عملدرآمد کا جائزہ اگلی سالانہ رپورٹ میں شامل کیا جائے گا (باب 2، شق 14 (2 3,))۔ پہلے قانون میں ایسی کوئی دفعہ شامل نہیں تھی۔

حد بندی

1۔ الیکشن کمیشن ہر مردم شماری کے بعد نئے سرے سے حلقہ بندیاں کرے گا (باب 3، شق 17)(2)

2– کسی ایک صوبے یا علاقے میں واقع اسمبلی کی حلقہ بندیوں میں آبادی میں ردبدل 10 تک محدود کردیا گیا ہے (باب 3، شق 20(3)). پہلے قانون میں ایسی کوئی دفعہ شامل نہیں تھی۔

انتخابی قواعد

1– نادرا اپنے جاری کردہ ہر شناختی کارڈ سے متعلق تفصیل الیکشن کمیشن کو مہیا کرے گا تاکہ نادرا سے شناختی کارڈ حاصل کرنے والا ہر شہری خود بخود بطور ووٹر اپنے اس مستقل یا عارضی پتہ پر رائے دہندگان کی فہرست میں شامل ہو جائے۔ جس پتے کا انتخاب اس نے شناختی کارڈ کے حصول کیلئے نادرا کو دی گئی درخوست میں کیا ہو (باب 4، سیکشن 25)

2– ایک امیدوار یا اس کے الیکشن ایجنٹ کی درخواست پر ضلعی الیکشن کمشنر یا الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے بااختیار بنایا گیا کوئی اور افسر، امیدوار یا اس کے ایجنٹ کو وہی باتصویر حتمی انتخابی فہرست، جو ریٹرنگ اور پولنگ آفیسرز کو دی گئی ہو، چھپی ہوئی حالت یا اس کی سافٹ کاپی پی ڈی ایف یا کسی اور شکل میں، جو قابلِ تلاش اور کسی ردوبدل یا تحریف سے محفوظ ہو، یو ایس بی میں فراہم کرے گا (باب 5، شق 79(3))۔ یہ نئی اور زیادہ امیدوار دوست دفعہ ہے۔

انتخابی طرزِ عمل

1– الیکشن کمیشن افسر کو اپنی ڈیوٹی کے آغاز سے قبل مجوزہ طریقہ کار کے مطابق حلف آٹھانا ہوگا کہ وہ الیکشن ایکٹ 2017 کی

دفعات کے تحت الیکشن کمیشن کے قواعد وضوابط اور ہدایات پر سختی سے عمل کرے گا(باب 5، سیکشن 56)

2- جہاں تک قابلِ عمل ہو پولنگ سٹیشن کا ووٹرز سے فاصلہ ایک کلو میٹر سے تجاوز نہ کرے (باب 5، شق 59(2))۔ اس مخصوص دفعہ پہلے قانون میں موجود نہ تھی۔

3- نامزدگی فارم کو آسان بنایا گیا ہے اور یہی فارم تمام نشستوں کے لئے امیدواروں تجویز کیا گیا ہے۔

4- قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں (باب 5، شق 61(1)) اور سینیٹ (باب 7 شق 111(1)) کیلئے کاغذات نامزدگی کے ساتھ جمع کرائی جانے والی تبدیل شدہ رقوم مندرجہ ذیل ہیں:

5- کاغذاتِ نامزدگی کی جانچ پڑتال کے دوران ریٹرننگ افسر کوئی ایسا سوال نہیں پوچھے گا جس کا تعلق فراہم کردہ یا وصول شدہ معلومات یا کسی شخص کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات سے نہ ہو، یا اس حوالے سے ریکارڈ پر ٹھوس مواد موجود نہ ہو۔ (باب 5، شق 62(8،7))

6- کوئی امیدوار اگر ٹیکس، قرض، یوٹیلیٹی بلز یا دوسرے سرکاری محصولات کا نادہندہ ہو تو وہ کاغذاتِ نامزدگی کی جانچ پڑتال کے وقت انہیں ادا کر سکے گا، سوائے اس کے کہ اس نے یہ نادہندگی دانستہ نہ چھپائی ہو۔ (باب 5، شق 62(10))۔

7. جسمانی طور پر معذور کوئی بھی شخص جو سفر نہ کر سکتا ہو، اور کے پاس نادرا کا جسمانی معذوری کے نشان والا شناختی کارڈ ہو، وہ بذریعہ ڈاک اپنا ووٹ ڈال سکے گا (باب 5، سیکشن 93 سی)۔ پہلے قانون میں معذور افراد کیلئے ایسی کوئی دفعہ نہ تھی۔ الیکشن سے متعلق تمام دستاویزات بشمول گنتی اور بیلٹ پیپرز کے کھاتے، سوائے بیلٹ پیپرز کے، عوامی دستاویزات ہوں گی، جن کا معائنہ کیا جا سکے اور ان کی نقول بھی حاصل کی جا سکیں گی (باب 5، شق 100)

8- نامزدگی فارم میں نامزد شخص کے اعلامیے اور حلف سے مندرجہ ذیل اعلانات جو پہلے قانون میں نامزدگی فارم کا حصہ تھے نکال دیئے گئے ہیں:

ا- امیدوار، اس کے جیون ساتھی یا اس کی زیرِ کفالت کسی فرد کی طرف سے کسی بنک، مالیاتی ادارے، کوآپریٹیو سوسائٹی، کارپوریٹ باڈی سے لئے گئے بڑے قرض کا اعلان۔

ب- سرکاری یا یوٹیلیٹی واجبات کی نادہندگی کا اعلان۔

ج- شریکِ حیات اور اپنی زیرِ کفالت افراد پر مشتمل فہرست۔

چ- امیدوار، شریکِ حیات یا اس کے زیرِ کفالت افراد کی ملکیتی کمپنیوں کا اعلان۔

ح- زیرِ التوا فوجداری مقدمات کا اعلان۔

خ- تعلیمی قابلیت کا اعلان۔

ک- موجودہ پیشے کا اعلان۔

گ- نیشنل ٹیکس نمبر

ل- گزشتہ تین سال کے دوران ادا کئے گئے ٹیکس کے ساتھ آمدن، ذریعہ آمدن کا اعلان۔

م- گزشتہ تین سال کے دوران بیرونِ ملک سفر۔

ن- زرعی انکم ٹیکس کے ساتھ زیرِ قبضہ زمین اور زرعی آمدن کا اعلان۔

و- اگر امیدوار پہلے منتخب ہوا ہو تو اس کی طرف اس کے حلقے میں اہم کاموں اعلان۔

ہ- ٹکٹ کیلئے امیدوار کی طرف سے کسی سیاسی پارٹی کو ادا کی گئی رقم کا اعلان-

ی۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کا اعلان۔

ے- موجودہ اور گزشتہ مالی سال کے خالص اثاثہ جات اور دنوں برسوں کے خالص اثاثوں میں فرق (صرف موجودہ مالی سال کے اثاثوں اور ذمہ داروں کے اثاثوں کی مالیت فراہم کرنا ہوگی)

ے- اثاثوں کی دستاویز سے غیر ملکی پاسپورٹ کی تفصیل۔

ے۔ ذاتی اخراجات کی تفصیل ذمہ داروں کی دستاویز سے۔

ے۔ اس بات کا حلف نامہ کے امیدوار پاکستان کا شہری

مقننہ	پرانی رقم	نئی رقم
قومی اسمبلی	Rs. 4000	Rs. 30,000
صوبائی اسمبلی	Rs. 2000	Rs. 20,000
سینیٹ	Rs. 4000	Rs. 20,000

ہے، اوراس کے پاس کسی دوسرے ملک کی شہریت نہیں ہے۔

9– الیکشن کمیشن ضمنی انتخابات میں ووٹرز کی شناخت کے موجودہ دستی طریقہ کار کے ساتھ رائے دہندگان کی شناخت، ووٹ ڈالنے اوران کی گنتی کیلئے الیکٹرانک ووٹنگ مشینز اور بائیومیٹرک نظام کوزیرِ استعمال لانے کیلئے پائلٹ پروجیکٹس شروع کرسکتا ہے تاکہ ان کی فنی افادیت، رازداری، حفاظت اور مالی عمل پذیری کا جائزہ لیا جاسکے (باب 5، سیکشن 103)۔

10– الیکشن کمیشن بیرونِ ملک پاکستانیوں کی ووٹنگ کیلئے بھی پائلٹ پراجیکٹ شروع کرسکتا ہے (باب 5، شق 94)۔

11– الیکشن سے متعلق تمام دستاویزات بشمول گنتی اور بیلٹ پیپرز کے کھاتے، سوائے بیلٹ پیپرز کے، عوامی دستاویزات ہوں گی، جن کا معائنہ کیا جاسکے اوران کی نقول بھی حاصل کی جاسکیں گی (باب 5، شق 100)

12– الیکشن کمیشن انتخابی دستاویزات کوردوبدل سے محفوظ مہر بند تھیلوں میں اپنے زیرقبضہ مناسب مقامات پررکھ سکے گا (باب 5، شق 99)

13– اگر جیتنے والے امیدوار اوردوسرے نمبرپرآنے والے امیدوار میں جیت کی سبقت ڈالے گئے کل ووٹوں کے 5 سے کم یا 10000 ووٹ، ان میں سے جوبھی کم ہو، تو ریٹرنگ افسر انتخاب میں حصہ لینے والے امیدوار کی درخواست نتائج کوحتمی شکل دینے سے قبل تمام ووٹوں کی دوبارہ گنتی کرسکے گا (باب 5، 95 (5))۔

14– اگر دونوں امیدواروں کے حاصل کردہ ووٹ برابرہوں تو دونوں امیدواروں کو کامیاب قرار دیا جائے گا اور دونوں آدھی آدھی مدت کیلئے اسمبلی کے رکن بنیں گے، اس بات کاتعین قرعہ اندازی سے کیا جائے گا کہ پہلے آدھی مدت کون رکن بنے گا۔ اگر تین یا اس زائد امیدواروں کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد برابرہو، تو ایسی صورت میں اس حلقے میں دوبارہ الیکشن ہوگا (باب 5، شق 97)۔ پرانے قانون، عوامی نمائندگی کے ایکٹ 1976 کے مطابق ووٹوں کی برابری کی صورت میں قرعہ اندازی اس بات کی ہوتی تھی کہ رکنِ اسمبلی کون بنے گا۔

15– الیکشن کمیشن جنس کی بنیاد پر ایک تجزیاتی دستاویز تیار کرے گا جو پولنگ سٹیشن پر مرد و خواتین کی طرف سے ڈالے گئے ووٹوں اظہار کرے گی (باب 5، شق 91)۔

16– اگر دونوں امیدواروں کے حاصل کردہ ووٹ برابرہوں تو دونوں امیدواروں کو کامیاب قرار دیا جائے گا اور دونوں آدھی آدھی مدت کیلئے اسمبلی کے رکن بنیں گے، اس بات کاتعین قرعہ اندازی سے کیا جائے گا کہ پہلے آدھی مدت کون رکن بنے گا۔ اگر تین یا اس زائد امیدواروں کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد برابرہو، تو ایسی صورت میں اس حلقے میں دوبارہ الیکشن ہوگا (باب 5، شق 97)۔ پرانے قانون، عوامی نمائندگی کے ایکٹ 1976 کے مطابق ووٹوں کی برابری کی صورت میں قرعہ اندازی اس بات کی ہوتی تھی کہ رکنِ اسمبلی کون بنے گا۔

انتخابی اخراجات

1– انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کے اخراجات کی حدود یہ ہوں گی:

2– الیکشن کمیشن کی ضلعی ٹیمیں انتخابی اخراجات کی نگرانی کریں گی، الیکشن کمیشن قانون یا قواعد کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرسکتا ہے (باب 15، سیکشن 234)۔

3– الیکشن کمیشن انتخابی اخراجات کے ریٹرن کی چھان بین کرے گا (باب 8، شق 136)۔ کمیشن ریٹرن جمع کرانے میں ناکام رہنے والے امیدوار کے خلاف غیرقانونی طرزِعمل کا مقدمہ چلانے کی ہدایت کرسکتا ہے (باب 10، شق 174، 183)۔

انتخابی تنازعات

1– امیدوار الیکشن ٹربیونل میں براہ راست الیکشن پٹیشن دائر کرسکتا ہے (باب 9، شق 142 (1))۔

مقننہ	پرانی حد	نئی حد
قومی اسمبلی	15 لاکھ روپے	40 لاکھ روپے
صوبائی اسمبلی	10 لاکھ روپے	20 لاکھ روپے
سینیٹ	10 لاکھ روپے	15 لاکھ روپے

سیاسی جماعتیں

1– خودرو گھاس کی طرح اگنے والی سیاسی پارٹیوں کا راستہ روکنے کیلئے پرانی کے ساتھ نئی شرائط عائد کی گئی ہیں۔ اب کسی نئی سیاسی پارٹی کو الیکشن کمیشن کے رجسٹر ہونے کیلئے اس کے کم از کم دو ہزار ارکان ہونے چاہئیں اور اسے دو لاکھ روپے بطور اندراج فیس الیکشن کمیشن ادا کرنے ہوں گے (باب 11، شق 202(2))۔

2– ایک سیاسی جماعت کو سالانہ مالیاتی سٹیٹمنٹ اور ان چندہ دینے والوں کی فہرست الیکشن کمیشن کو جمع کرانی ہوگی، جنہوں نے پارٹی کو ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد چندہ پارٹی کو دیا ہو (باب 11، شق 211)۔

3– سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کو الاٹ کئے گئے انتخابی نشانات ایک دوسرے سے واضح طور مختلف ہونا چاہئیں (باب 12 شق 217(5)).

4– اگر کوئی سیاسی پارٹی قانون کی دفعات کی تعمیل میں ناکام رہتی ہے تو وہ الیکشن کیلئے نشان کی الاٹمنٹ کیلئے نا اہل ہو جاتی ہے (باب 12، شق 215(4))۔

5– کسی بھی سیاسی جماعت کے وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح کے عہدیدار ایک مخصوص مدت کے بعد منتخب کیا جائے گا، یہ وقفہ پانچ سال سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے، اور یہ کسی بھی دو انتخابات کے درمیان ہوگا (باب 11، شق 08(1))۔ پرانے قانون، پولیٹکل پارٹیز آرڈر 2002 میں، دو بین الجماعت انتخابات میں وقفہ چار برس تھا۔

ضابطہ اخلاق

الیکشن کمیشن سیاسی قیادت کی مشاورت سے سیاسی جماعتوں، امیدواروں اور انتخابی پولنگ ایجنٹس کیلئے ضابطہ اخلاق جاری کر سکتا ہے۔ کمیشن ذرائع ابلاغ، سکیورٹی اہلکاروں اور انتخابی مبصرین کیلئے بھی ضابطہ اخلاق جاری کر سکتا ہے (باب 15، شق 233)۔ اگرچہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ماضی میں بھی ضابطہء اخلاق جاری کیا تھا مگر گزشتہ قانون میں ایسی کوئی قانونی دفعہ شامل نہیں تھی۔

خواتین کیلئے خصوصی اقدامات

انتخابی عمل میں خواتین کی شرکت کی حوصلہ افزائی کیلئے، خواتین ووٹرز کے اندراج اور انتخابی پولنگ کے دن عملی رائے دہی سمیت، الیکشن ایکٹ 2017 میں جو خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں، ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

1– الیکشن کمیشن خواتین ووٹرز کے اندراج اور انتخابات میں ان کی شرکت کیلئے ذرائع ابلاغ کے ذریعے مہم چلائے گا (باب 2 شق 12 سی)۔

2– اگر کسی حلقے میں مرد اور خواتین ووٹرز کی تعداد میں 10 سے زائد فرق ہو تو الیکشن کمیشن اس فرق کو کم کرنے کیلئے خصوصی اقدامات کرے گا (باب 4 شق 47(2))

3– الیکشن کمیشن سالانہ ہر قومی و صوبائی اسمبلی کے حلقے کا مرد و خواتین رجسٹرڈ ووٹرز کی بنیاد پر تجزیاتی مواد شائع کرے گا جس میں خواتین اور مرد ووٹرز کی تعداد کے فرق کو نمایاں کیا جائے گا (باب 4، سیکشن 47(1))۔

4– اگر کسی حلقے میں خواتین ووٹرز کا ٹرن آؤٹ 10 سے کم ہوگا، تو الیکشن کمیشن یہ قیاس کرے گا کہ خواتین کو کسی معاہدے کے تحت ووٹ ڈالنے سے روکا گیا ہے، ایسی صورت میں کمیشن ایک یا ایک سے زائد پولنگ سٹیشنز یا پورے حلقے کے انتخاب کو کالعدم قرار دے سکے گا (باب 2، شق 9(1))۔

5– سیاسی جماعتیں خواتین کی رکنیت کی حوصلہ افزائی کریں گی (باب 6، شق 203(4)) اور عام نشتوں پر کم از کم 5 ٹکٹ خاتون امیدواروں کو دیں گی (باب 6، شق 206)۔

Consolidating Democracy in Pakistan

پاکستان - سی ڈی آئی پی

آفس: 1st فلور، W-94، ڈین پویلین (سابق سٹی بینک پلازا)

مین بلیوایر، اسلام آباد، پاکستان - فون : +92-51-8449401-2